بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۴ شعبان ۱۳۸۹ھ - ۱۷ اخاء ۱۳۴۸ہش - ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۹ء	نمبر ۲۴۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

”ہم نے ایک ایسے نبیؐ کا دامن پکڑا ہے جو خدا نما ہے“

اُس کا مذہب جو ہمیں ملا ہے خدا کی طاقتوں کا آئینہ ہے

(۱) ”ہمیں بڑا فخر ہے کہ جس نبی علیہ السلام کا ہم نے دامن پکڑا ہے خدا کا اُس پر بڑا ہی فضل ہے وہ خدا تو نہیں مگر اس کے ذریعے سے ہم نے خدا کو دیکھ لیا ہے۔ اس کا مذہب جو ہمیں ملا ہے خدا کی طاقتوں کا آئینہ ہے۔ اگر اسلام نہ ہوتا تو اس زمانہ میں اِس بات کا سمجھنا محال تھا کہ نبوت کیا چیز ہے اور کیا معجزات بھی ممکنات میں سے ہیں اور کیا وہ قانونِ قدرت میں داخل ہیں۔ اِس عقدے کو اُس نبیؐ کے دائمی فیض نے حل کیا اور اسی کے طفیل سے اَب ہم دوسری قوموں کی طرح صرف قصہ گو نہیں ہیں بلکہ خدا کا نُور اور خدا کی آسمانی نصرت ہمارے شاملِ حال ہے۔ ہم کیا چیز ہیں! جو اس شکر کو ادا کر سکیں کہ وہ خدا جو دوسروں پر مخفی ہے۔ اور وہ پوشیدہ طاقت جو دوسروں سے نہاں در نہاں ہے وہ ذوالجلال خدا محض اس نبیؐ کریم کے ذریعے سے ہم پر ظاہر ہو گیا۔“ (چشمۂ معرفت صفحہ ۱۰۹ خاتمۃ الکتاب)

(۲) ”اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دُنیا میں نہ آتے اور قرآن شریف نازل نہ ہوتا اور وہ برکات ہم بچشمِ خود نہ دیکھتے جو ہم نے دیکھ لئے تو ان تمام گزشتہ انبیاء کا صدق ہم پر مشتبہ رہ جاتا۔ کیونکہ صرف قصّوں سے کوئی حقیقت حاصل نہیں ہو سکتی اور ممکن ہے کہ وہ قصّے صحیح نہ ہوں اور ممکن ہے کہ وہ تمام معجزات جو ان کی طرف منسوب کئے گئے ہیں وہ سب مبالغات ہوں کیونکہ اب ان کا نام و نشان نہیں بلکہ ان گزشتہ کتابوں سے تو خدا کا پتہ بھی نہیں لگتا اور یقیناً سمجھ نہیں سکتے کہ خدا بھی انسان سے ہمکلام ہوتا ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے یہ سب قصّے حقیقت کے رنگ میں آ گئے۔ اب ہم نہ قال کے طور پر بلکہ حال کے طور پر اِس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ مکالمہ الٰہیہ کیا چیز ہوتا ہے اور خدا کے نشان کس طرح ظاہر ہوتے ہیں اور کس طرح دعائیں قبول ہو جاتی ہیں۔ اور یہ سب کچھ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پایا اور جو کچھ قصّوں کے طور پر غیر قومیں بیان کرتی ہیں وہ سب کچھ ہم نے دیکھ لیا۔ پس ہم نے ایک ایسے نبیؐ کا دامن پکڑا ہے جو خُدا نما ہے۔“

(چشمۂ معرفت صفحہ ۲۸۸، ۲۸۹)

اخبارِ احمدیہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ لاہور سے ربوہ واپس تشریف لے آئے

بہت سے مقامی احباب نے حضور کا پُرتپاک خیر مقدم کرنے کی سعادت حاصل کی

ربوہ ۱۶ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا لاہور میں ایک ہفتہ قیام فرمانے کے بعد کل ۱۵ اخاء کو سوا بارہ بجے دوپہر بذریعہ موٹر کار بخیر و عافیت ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے احاطہ میں بہت سے مقامی احباب نے امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی سرکردگی میں حضور کا پُرتپاک استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔

حضور اُس روز ۹ بجکر ۳۰ منٹ پر لاہور سے بذریعہ موٹر کار روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل حضور نے جماعتِ احمدیہ لاہور کے احباب کو جو اپنے جان و دل سے عزیز آقا ایدہ اللہ کو الوداع کہنے کی غرض سے بہت کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے ازراہِ شفقت شرفِ مصافحہ عطا فرمایا۔ محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعتِ احمدیہ لاہور اور مقامی مجلسِ عاملہ کے متعدد اراکین لاہور سے آٹھ میل کے فاصلہ پر واقع کوٹ عبد المالک تک بغرض مشایعت علیحدہ موٹر کار میں آئے اور یہاں حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کر کے لاہور واپس لوٹے۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے تین اراکین نے ایک علیحدہ موٹر کار میں حضور کے قافلہ کے ہمراہ مشایعت کی غرض سے ربوہ آنے کی سعادت حاصل کی۔

سوا بارہ بجے جونہی حضور کی موٹر کار دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے احاطہ میں آکر رُکی پہلے امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے آگے بڑھ کر مصافحہ کا شرف حاصل کر کے حضور کا استقبال کیا۔ بعدہٗ حضور نے باری باری باقی جملہ احباب کو جو استقبال کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے وہاں جمع تھے مصافحہ کا شرف بخشا اور پھر قصرِ خلافت کے اندر تشریف لے گئے۔

٭ حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے اجتماعوں کی وجہ سے آئندہ اتوار اور جمعرات کے روز نیز اس سے اگلی اتوار (یعنی ۱۹، ۲۳ اور ۲۶ اخاء) کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ سے ملاقاتیں نہیں ہونگی البتہ اسکی بجائے آئندہ منگل اور بدھ (۲۱، ۲۲ اخاء) کو ملاقاتیں ہو سکیں گی۔ اسکے بعد ۳۰ اخاء بروز جمعرات اور پھر اتوار اور جمعرات کو ملاقاتیں ہوں گی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۷ اخاء ۱۳۴۸ہش

مغرب کی مادی تہذیب اور اس کا پس منظر

مغربی تہذیب سراسر ایک مادی تہذیب ہے۔ اس میں روحانی اقدار کے لئے قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے کیونکہ اس کی بنیاد محض مادی "ترقی" دنیوی لذات اور عیش پرستی پر ہے۔ اس کی وجہ سے مغربی ممالک میں جو معصیت نواز معاشرہ معرضِ وجود میں آیا ہے اس کا اندازہ برطانیہ کے رابرٹ چیس ہائر (Robert Cheshyre) کے اُس مکتوب سے بھی لگایا جا سکتا ہے جو ۱۲ راکتوبر ۱۹۶۹ء کے پاکستان ٹائمز میں شائع ہوا ہے۔ اس میں وہ رقمطراز ہے کہ فی زمانہ لندن کے جرائم پیشہ افراد کی پانچوں گھی میں ہیں۔ انہوں نے امسال چوری کے ذریعہ مال ہتھیانے کا ایک نیا ریکارڈ قائم کر دکھایا ہے۔ ۱۹۶۸ء کے دوران انہوں نے ۲۴ کروڑ ۳۰ لاکھ روپے کی مالیت کا سامان چرایا تھا۔ امسال چوری کے ذریعہ حاصل کئے ہوئے مال کے اعداد و شمار سالِ گزشتہ کے اعداد و شمار سے کہیں بڑھ کر ہیں۔

وہ مزید رقمطراز ہیں کہ لندن میں اوسطاً ہر بارہ منٹ کے بعد ایک موٹر کار چوری ہو جاتی ہے، ہر تیرہ منٹ کے بعد ایک نہ ایک گاڑی ٹیکسی یا موٹر پر چور بچے ٹوٹ پڑتے ہیں، ہر پندرہ منٹ کے بعد کسی نہ کسی مکان پر ڈاکہ پڑتا اور اسے لوٹ لیا جاتا ہے۔ ڈاکہ زنی کی وارداتوں میں بندوقیں آزادانہ استعمال کی جاتی ہیں۔ ایسی وارداتوں میں ان کا استعمال دن بدن بڑھ رہا ہے حتیٰ کہ ایسے ہتھیاروں کے استعمال میں پہلے کی نسبت ایک تہائی اضافہ ہو چکا ہے۔ ان جرائم کا ارتکاب زیادہ تر اکیس ۲۱ سال تک کی عمر کے لڑکے کرتے ہیں اور ان میں بھی ایک معتدبہ تعداد نوآموز چوروں کی ہوتی ہے۔

مکتوب نگار نے تو صرف لندن میں ہی چوری اور ڈاکہ زنی کی وارداتوں کی وجہ سے پیدا ہونے والی پریشان کن صورتِ حال کا ذکر کیا ہے۔ یہی حال دیگر مغربی ممالک کے بڑے بڑے شہروں کا ہے۔ چنانچہ ابھی چند روز قبل ہی اخبارات میں امریکہ کے صدر نکسن کی ایک تقریر شائع ہوئی ہے جس میں انہوں نے علی الخصوص واشنگٹن میں جرائم کی بڑھتی ہوئی رفتار پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے اور اس بارہ میں زیادہ ہمہ گیر اور مؤثر قوانین وضع کرنے کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ چوری اور ڈاکہ زنی کی وارداتوں میں بے اندازہ اضافہ کے علاوہ مغربی ممالک میں فحاشی اور بے حیائی جس سُرعت سے بڑھتی جا رہی ہے اور جس طرح برسرِ عام مکروہ اور گھناؤنے افعال کا ارتکاب ہو رہا ہے اس کی وجہ سے معاشرہ میں اخلاقی بگاڑ و فساد اپنی انتہاء کو پہنچ چکا ہے۔ اسی لئے انگلستان کے مشہور مسیحی رسالہ "ورلڈ کرسچین ڈائجسٹ" نے اپنی ایک گزشتہ اشاعت میں لکھا تھا:۔

"ہم انتہائی طور پر خطرناک زمانہ میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اس زمانہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اکثر لوگ نفس پرستی اور ہوس کا بُری طرح شکار ہیں، فخر و مباہات میں پھنسے ہوئے اور پرلے درجے کے شیخی خورے ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ خدا اور مذہبی شعائر کا مضحکہ اڑانے والے، والدین کے نافرمان ناشکرے اور ناپاکی و غلاظت میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ نیز خدا سے نفور اور عیش پرستی کے دلدادہ"

(ورلڈ کرسچین ڈائجسٹ بابت مئی ۶۹ء صک)

سوال پیدا ہوتا ہے کہ مغربی ممالک میں صدیوں عیسائیت کے حکمران رہنے کے باوجود وہاں روحانیت سے عاری سراسر مادی تہذیب کی بنیاد کیسے پڑی؟ آیا عیسائیت کو ترک کرنے کے نتیجہ میں وہاں یہ صورتِ حال پیدا ہوئی ہے یا خود عیسائیت ہی ایسی مادی تہذیب کو جنم دینے اور اسے پروان چڑھانے کی ذمہ دار ہے؟ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مغرب میں سراسر ایک مادی تہذیب کو جنم دینے اور اسے پروان چڑھانے کی ذمہ دار خود مروّجہ عیسائیت ہی ہے۔ جب کلیسیائی عقیدہ کی رُو سے یہ تسلیم کر لیا گیا کہ شریعت ایک لعنت ہے اور یہ کہ مسیحؑ نے صلیب پر جان دے کر اور توریت کی رُو سے لعنتی موت قبول کر کے ہمارے اگلے اور پچھلے تمام گناہوں کا کفارہ ادا کر دیا تو پھر نیک اعمال بجا لانے اور روحانی اقدار کو اہمیت دینے کی ضرورت ہی کیا باقی رہ جاتی ہے۔ ان دونوں عقیدوں کو اپنانے کے بعد بالآخر روحانی اقدار کا جنازہ نکلنا اور سراسر ایک مادی تہذیب کا وہاں جڑ پکڑنا قدرتی امر تھا یہ دونوں عقیدے وہاں روحانی اور اخلاقی اقدار کو اندر ہی اندر گھُن کی طرح کھاتے رہے بالآخر وہ وقت بھی آ گیا کہ یہ گھُن ظاہر ہو گیا اور عیسائیت کی عمارت دھڑام سے زمین پر آ رہی۔ عیسائیت کو ترک کرنے کے نتیجہ میں نہیں بلکہ مروّجہ عیسائی عقائد کے ناگزیر اثر کے نتیجہ میں مغربی تہذیب پروان چڑھی اور جب لوگ اس تہذیب کے چنگل میں بُری طرح گرفتار ہو گئے تو انہوں نے اسے ہی اپنا اوڑھنا بچھونا بنا کر عیسائیت کو خیرباد کہنا شروع کر دیا۔

اُدھر مغربی کلیسیا خود اِس تہذیب کے زیرِ اثر آنے کی وجہ سے روحانی اقدار کا چنداں قائل نہ رہا اُس نے اِس تہذیب کی وجہ سے پیدا ہونے والی ناگوار صورتِ حال کی اصلاح کا بیڑہ اُٹھانے کی بجائے ایسی روش اختیار کی کہ جس نے جلتی پر تیل کا کام دیا۔ چنانچہ انگلستان سے شائع ہونیوالے اسلامی مجلّہ "دی مسلم ہیرلڈ" کو کلیسیا کی اِس روش پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھنا پڑا:۔

"جہاں تک موجودہ صورتِ حال کا تعلق ہے کلیسیا وہ کردار ادا کرنے میں کُلّی طور پر ناکام رہا ہے جو اسے ادا کرنا چاہیئے تھا۔ کلیسیا اور اس کے پادریوں نے عوام کی راہنمائی کرنے کی بجائے ان کے آگے ہتھیار ڈال دئے اور ان کی ہاں میں ہاں ملا کر خود ان کے پیچھے چلنا شروع کر دیا۔ اب صورت یہ ہے کہ پادری صاحبان لوگوں کی خواہشات کے مطابق بائبل کی نئی اور نرالی توجیہات پیش کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔ اگر عوام ہم جنسی تلذّذ کے حق میں ہیں تو کلیسیا اس کی تائید و حمایت میں ان سے بھی دو قدم آگے ہے اور اگر عوام جوئے کے خواہشمند ہیں تو کلیسیا نہ صرف یہ کہ اِس کی تائید کرتا ہے بلکہ خود گرجا گھروں کے ہال میں جوئے اور شراب کی محفلیں منعقد کرنے کے لئے تیار نظر آتا ہے۔ فحاشی اور بداخلاقی ملک میں وبا کی طرح پھیل رہی ہے جس کا نتیجہ ناجائز ولادتوں کی بھرمار کی شکل میں ظاہر ہو رہا ہے۔ خود متأثر ہونے کی وجہ سے کلیسیا میں یہ جرأت نہیں ہے کہ اس کے خلاف آواز اُٹھا سکے۔ برخلاف اِس کے اس نے حال ہی میں شائع ہونے والی "سیکس اینڈ موریلٹی رپورٹ" میں اسے نظرانداز کرنے اور اس کے بارہ میں نرم رویّہ اختیار کرنے پر زور دیا ہے۔ اب اگر لوگوں نے گرجا جانا ہی چھوڑ دیا ہے تو اس پر تعجب بے محل ہے۔ بجائے اس کے کہ کلیسیا عوام کی روحانی موت کو روکنے کے لئے کوئی قدم اُٹھاتا اُلٹا اِس ملک کے لوگوں نے کلیسیا پر روحانی موت وارد ہو جانے کا فتویٰ صادر کر دیا ہے"

(دی مسلم ہیرلڈ بابت مارچ ۶۸ء صلا)

اِن حالات سے ظاہر ہے کہ مغربی ممالک میں لوگوں کے عیسائیت کو ترک کرنے کے نتیجہ میں مادی تہذیب نے جنم نہیں لیا بلکہ اوّلاً عیسائیت اپنے مخصوص عقائد کی وجہ سے اِس تہذیب کو جنم دینے کا موجب بنی اور جب وہاں کے عوام اس تہذیب کے چنگل میں بُری طرح گرفتار ہو گئے تو انہوں نے خود عیسائیت کو خیرباد کہہ کر چرچ سے اپنا تعلق منقطع کرنا شروع کر دیا حتیٰ کہ چرچ ایک مؤثر قوت سے کالعدم ہو کر رہ گیا۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے

لاہور میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی مصروفیات

لاہور ۱۲ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کل مورخہ ۱۱ اخاء کو بھی مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھانے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے احباب میں تشریف فرما رہے۔ آپ نے گزشتہ شب کی مجلس علم و عرفان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں قیامت تک کے زمانہ پر پھیلی ہوئی ہیں۔ اور آپ کا دائرہ تمام ملکوں پر حاوی ہے اس لئے یہ کہنا کہ آپ صرف اس صدی کے مجدد تھے واقعاتی لحاظ سے بھی صحیح نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا۔ یہ صرف آپ کا وجود ہے۔ جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نام لے کر پیشگوئیاں کیں۔ اسی طرح امت مسلمہ کے کئی بزرگوں نے اس موعود کے متعلق اپنی کتابوں میں ذکر کیا۔ یہاں تک کہ ان بشارتوں اور پیشگوئیوں سے آپ کے زمانہ بعثت کی تعیین بھی ہو جاتی ہے۔ پس یہ ایک حقیقت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ موعود روحانی فرزند جس نے ایک عظیم انقلاب بپا کرنا تھا وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں۔ آپ ہی کی بعثت پر ایک سلسلہ مجددین ختم ہو جاتا ہے مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ایک وعدہ دیا گیا جو قدرت ثانیہ کا ظہور یعنی خلافت حقہ کا قیام ہے۔ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دوسرے مجددین میں فرق کرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح اس موعودہ قدرت ثانیہ کے ظہور یعنی خلیفۂ وقت اور دوسرے اخیار و ابرار میں بھی فرق کرنا ضروری ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل رات ایک دعوت عشائیہ میں مہمان خصوصی کی حیثیت میں شرکت فرمائی۔ اس دعوت میں نامور عالم چوٹی کے وکیل، مشہور دانشور، ماہرین فن اور اعلیٰ کاروباری لوگ بھی شامل تھے۔ حضور کی جذب و کیفیت میں ڈوبی ہوئی نہایت ہی بصیرت افروز گفتگو مادی نعماء کے ساتھ ساتھ روحانی مائدہ کا کام بھی دے رہی تھی۔ حضور نے یہ کلمات کیا تھے۔ بادِ صبا کے خوشگوار جھونکے تھے جن سے دل کی کلیاں کھل اٹھیں اور ان میں شگفتگی اور بہار آ گئی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا ساڑھے آٹھ بجے اپنے میزبان محترم کرنل ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب کی رہائش گاہ واقع گلبرگ تشریف لے گئے تھے محترم چوہدری ظہور احمد صاحب، جو پرائیویٹ سیکرٹری بھی حضور کے ساتھ تھے۔

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد بھی حضور دیر تک ملک و ملت کی بہتری و بہبودی، عالم اسلام کے اتحاد و اتفاق، اسلام کی عظمت و شوکت کے علاوہ کئی دیگر علمی و دینی موضوعات پر نہایت خیال افروز اور معلومات افزا گفتگو فرماتے رہے۔ ساڑھے گیارہ بجے رات حضور ایدہ اللہ مع حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا واپس اپنی قیام گاہ پر تشریف لے آئے۔

(یوسف سلیم شاہد ایم۔ اے)

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں
لائبریرین کی ضرورت

جامعہ نصرت ربوہ میں ایک کوالیفائیڈ خاتون لائبریرین کی ضرورت ہے۔ ابتدائی تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے منظور شدہ گریڈ کے مطابق (۱۵۰+۴۰) ۱۹۰ روپے ماہوار دی جائے گی۔

گریڈ۔ ۳۵۰ — ۱۰/ — ۲۵۰ — ۱۰ — ۱۵۰ علاوہ مہنگائی الاؤنس

درخواستیں مع مصدقہ نقول سرٹیفکیٹ و تصدیق پریذیڈنٹ جماعت ۲۰ اکتوبر تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم صفت
خلق خدا سے شفقت اور ہمدردی

از مکرم غلام رسول صاحب پنشنر ڈیرہ غازیخان

سب سے بڑی اور عظیم صفت جو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمائی ہے۔ وہ ہے رحمۃ للعالمین فرماتا ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

یعنی اے رسول ہم نے تجھے کائنات عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ دوسری جگہ ان کے متعلق فرمایا کہ میں نے اسے نرم دل بنایا ہے۔ اور اگر تم پر کوئی مصیبت آئے تو اس پر گراں گزرتی ہے اور وہ تمہارے لئے رؤف بھی ہے اور رحیم بھی ہے۔ اور پھر فرمایا کہ وہ تمہاری غمخواری میں اتنا گداز ہے کہ اسے اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ کہ جس قدر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دل میں مخلوق خدا کے لئے شفقت اور رحمت کے جذبات تھے اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ یہ سراسر رحمت اور شفقت ہی تو تھی۔ جس نے عرب کے وحشیوں اور سنگدل انسانوں کو آپ کا گرویدہ بنا دیا اور وہ حیوانوں سے انسان اور انسان سے باخدا انسان ہو گئے۔ آپ نے اپنے ستانے والوں کے لئے بھی بد دعا نہ کی۔ اور نہ بدی کے مقابلہ پر بدی کی۔ پہلے انبیاء آئے۔ تو ان کے دکھ دینے والے ہلاک کئے گئے۔ مگر جب یہ مجسم رحمت ہستی دنیا میں نازل ہوئی۔ تو اس نے ان سنگدل انسانوں کو وہ درس محبت دیا۔ رفق اور شفقت کے وہ بے مثال نمونے دکھلائے۔ جس کے نتیجہ میں وہ ہمیشہ ہمیش کے لئے آپ کی محبت کے اسیر ہو گئے۔ اور آپ کی عظمت کا کلمہ پڑھنے لگے۔

ذرا سوچئے کہ انسان کی اپنی ذات کی اصلاح کتنی مشکل ہے۔ اور حضور کے ذمہ تو ساری دنیا کی ہدایت اور اصلاح کا کام تھا۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم اس کام کی عظمت کا اندازہ لگا ہی نہیں سکتے۔ مگر سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کام کو پورا کر دکھایا اور یہ آپ کی خُلق کی حدیث "اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ" کا لفظ بلفظ وہ دکھلا دیا۔ حضور کے دل میں مخلوق خدا کی غمخواری اور شفقت کی وجہ سے ایک غیر معمولی اثر و جذب تھا۔ جو قلوب کو خود بخود کھینچ لیتا تھا۔ اور اس سے دلوں کے گند خود بخود دھلتے چلے جاتے تھے۔ حضور کا سب سے بڑا معجزہ ہی "حسن خلق" تھا۔

إِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ

اور اسی خلق عظیم اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے ذریعہ سے حضور اپنے مشن میں کامیاب ہوئے۔ حضور کی زندگی میں اس کی مثالیں اتنی ہیں کہ ان کا شمار نہیں۔ لکھا ہے کہ ایک بڑھیا مکہ سے نکل کر باہر جا رہی تھی۔ اس کے ساتھ کچھ اپنا سامان بھی تھا اور وہ لکڑی کے سہارے جا رہی تھی۔ سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اسے راستہ میں مل گئے۔ پوچھا مائی کہاں جا رہی ہو۔ کہنے لگی بیٹا فلاں گاؤں جا رہی ہوں۔ وجہ دریافت کی تو کہا کہ یہاں مکہ پر ایک محمد نامی قریشی نے شور آج کل لوگوں کو بے دین کر رہا ہے۔ خطرہ ہے کہ میں بھی آخر عمر میں بے دین نہ ہو جاؤں اس لئے مکہ چھوڑ کر جا رہی ہوں۔ حضور نے فرمایا مائی اگر تو چاہے میں تجھے تیرے گاؤں تک چھوڑ آؤں۔ کہنے لگی بیٹا کیوں نہیں۔ آپ نے اس کا سامان اٹھایا۔ اور سہارا دیکر اسے دوسرے گاؤں پہنچا دیا۔ واپس آتے وقت بڑھیا نے دریافت کی۔ بیٹا یہ تو بتاؤ کہ تم کون ہو۔ حضور نے جواب دیا مائی میں مکہ کا قریشی ہوں۔ اس نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے۔ فرمایا۔ مجھے محمد کہتے ہیں۔ کہنے لگی کہیں تم وہی محمد تو نہیں جو لوگوں کو بے دین کر رہا ہے۔ فرمایا مائی ہوں تو وہی جس کے متعلق لوگوں نے یہ مشہور کر رکھا ہے کہ وہ بے دینی پھیلا رہا ہے۔ یہ سنکر بڑھیا حیرت میں ڈوب گئی۔ بولی بیٹا اگر تو وہی محمد ہے۔ تو پھر بلاشبہ تو سچا ہے۔ اسے غیروں کے سہارا دینے والے آ اور مجھے بھی اپنے دین میں ملا لے۔ دیکھو کہ حضور کی شفقت عظیم کی ایک چھوٹی سی موج نے اس بڑھیا کے دل کی کائنات کو بدل دیا اور جس خطرہ سے وہ بھاگ رہی تھی۔ اسی کو خوشی قبول کیا۔ اللّٰھم صلّ علیٰ محمّدٍ

تری نگاہ سے ذرے بھی مہر و ماہ بنے
گدائے بے سر و ساماں جہاں پناہ بنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی طرح مسلمان ایک غزوہ میں سریہ قبیلہ کے سردار ثمامہ بن اثال کو گرفتار کر لائے اور مسجد نبوی کے ستون سے باندھ دیا حضور جب تشریف لائے تو پہچان لیا۔ ثمامہ کو تین دن اپنے پاس رکھا۔ آپ ثمامہ کو ہر روز دین اسلام کی دعوت دیتے مگر ثمامہ انکار کرتے رہے۔ جبر واکراہ نہ کیا۔ آپؐ نے پہلے دن اس کی رائے معلوم کی تو ثمامہ بولے۔ اے محمدؐ۔ اگر آپ مجھے قتل کر دیں تو کر دیں۔ مگر میں کوئی معمولی انسان نہیں ہوں۔ میرا خون رائیگاں نہ جائے گا۔ اگر آپ جاں بخشی کر دیں تو میں احسان فراموش نہیں ہوں۔ دوسرے اور تیسرے دن نیاز مندی سے بولا۔ آپ نے اسے آزاد کر دیا۔ سرکارِ دو عالم کی اس شفقت نے ثمامہ کا دل موہ لیا۔ گئے اور غسل کر کے حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہؐ اس سے پہلے روئے زمین پر آپ کے چہرہ سے زیادہ ناپسندیدہ چہرہ اور کوئی نہ تھا۔ مگر خدا کی قسم اب اس روئے زمین پر آپ کے چہرہ سے محبوب چہرہ اور کوئی نہیں۔ اس سے پہلے آپ کا دین مبغوض تھا۔ اب آپ کے دین سے بہتر اور کوئی دین نہیں۔ اس سے پہلے آپ کا شہر قابلِ نفرت تھا۔ مگر اب آپ کے شہر سے زیادہ محبوب شہر اور کوئی نہیں۔ میں صدق دل سے آپ پر ایمان لاتا ہوں دیکھئے حضور کے اظہارِ شفقت نے اسے ہمیشہ کے لئے اسیر کر دیا اور وہ آپ پر ایمان لے آیا۔ ؎

جن کا کسی کے سامنے جھکنا محال تھا
ان سرکشوں کے سر کو جھکایا حضور نے

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ عفو و کرم اور شفقت و رحمت ایک ایسا وار ہے کہ جس سے دشمن نہ صرف شکست کھاتا ہے۔ بلکہ ہمیشہ کے لئے اسیر ہو جاتا ہے۔

حضور کے اس اسوہ سے ہمیں یہ سبق بھی ملتا ہے کہ اگر ہم اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ دوسروں کی اصلاح بھی چاہتے ہیں۔ تو اس کے لئے ہمیں اپنے سینوں کو کبر۔ بغض۔ غصہ اور حسد سے پاک کرنا ہوگا۔ اور ان کے مقابلہ میں شفقت۔ نرمی۔ ہمدردی۔ اور غمخواری کے جذبات کو پیدا کرنا ہوگا۔ یاد رکھئے احمدیت میں داخل ہو کر ہم پر بہت سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اگر ہم احمدیت کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتے تو ہم سے زیادہ مجرم اور کون ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

"اگر میرے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہو تو میرے اغراض و مقاصد کو بھی پورا کرو۔"

دوسری جگہ فرمایا:

"جو میری راہ پر نہیں چلنا چاہتا وہ مجھ سے نہیں وہ اپنے دعوٰی میں جھوٹا ہے۔"

پس احمدیت کے تقاضے ہمیں مجبور کرتے ہیں کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اغراض و مقاصد کو پورا کریں۔ اس امر کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کریں۔ صحابہ کی حالت کو دیکھئے کہ ان میں کتنا جذبۂ فدائیت موجود تھا۔ وہ ہر آن حضور کی اطاعت کے لئے تیار رہتے۔ وہ حضور کے فیض صحبت سے رُحَمَآءُ بَیۡنَہُمۡ بن گئے اور اسی صفت کے ذریعہ سے عرب کی سرزمین کو کفر و شرک سے پاک کر دیا اگر ہم نے دنیا کے قلوب کو فتح کرنا ہے۔ اور ان کے لئے ہدایت کا موجب بننا ہے۔ تو اس کے لئے حسنِ اخلاق اور حسنِ کردار سے بہتر حربہ اور کوئی نہیں دل جنگ سے نہیں اخلاقِ فاضلہ سے فتح ہوتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کریں۔ اور یہ تبھی ممکن ہے جب ہم اپنے نفسوں کی پلیدیوں کو دھو ڈالیں۔ اور ان کے مقابلہ میں اخلاقِ فاضلہ یعنی فروتنی انکساری۔ عفو۔ درگذر اور شفقت علیٰ خلق اللہ کی خوبیوں کو پیدا کریں۔ گو یہ کام مشکل ہے مگر ناممکن نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو ایسی صلاحیتیں عطا کی ہیں کہ جن کی وجہ سے اخلاقی کمزوریوں پر غالب آ سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا منشاء ہی انسان کو پاک کرنے کا ہے۔ وہ ازل سے فطرتِ صحیحہ لے کر آیا ہے۔ اگر وہ تھوڑی سی کوشش کرے اور دعا اور استقامت سے کام لے تو الٰہی نصرت سے وہ بدیوں پر غالب آ کر اپنے مقصدِ زندگی کو پورا کر سکتا ہے۔

وَالَّذِیۡنَ جَاہَدُوۡا فِیۡنَا لَنَہۡدِیَنَّہُمۡ سُبُلَنَا۔

پس مجاہدہ اور کوشش شرط ہے۔ شکست خوردہ ذہنیت سے کچھ نہیں بنتا پیہم کوشش کی ضرورت ہے بغیر کامیابی حاصل ہوگی۔ دعا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں حسنِ اخلاق اور حسنِ کردار کی خوبیوں کو پیدا کرنے کی توفیق دے۔ تاکہ ہم دین کے مقاصد کو پورا کریں اور دنیا سے کفر و شرک کو مٹا دیں۔ اس کی بھٹکی ہوئی مخلوق کو صحیح راستہ دکھائیں۔

چندہ سائنس بلاک جامعہ نصرت

حضرت سیدہ اُمِّ متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی

جامعہ نصرت کے سائنس بلاک کے نصف خرچ کی ذمہ داری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے لجنہ مرکزیہ کے سپرد کی تھی۔ ۳۰ ستمبر تک کل ۱۷۵۱۲ چندہ جمع ہوا ہے۔ حالانکہ لجنہ نے ۷۵۰۰۰ چندہ جمع کرنا تھا۔ گویا ابھی تک لجنہ کے ذمہ ۵۷۴۸۸ روپے جمع کرنا باقی ہیں۔ میں امید کرتی ہوں کہ تمام لجنات تعاون کرتے ہوئے یہ رقم نئے سال میں جمع کر دیں گی۔ یہ اتنی بڑی رقم نہ تھی جسے سالوں چلایا جاتا اور ابھی بہت سے کام کرنے ہیں چونکہ تعمیر کا کام شروع ہے۔ اور کلاسز کھل چکی ہیں اس لئے اس سکیم کی طرف پوری توجہ کریں۔ ذیل میں ہر لجنہ کی وصولی درج کی جاتی ہے۔ اس سے معلوم ہوگا کہ بعض لجنات نے اس سلسلہ میں بالکل ہی توجہ نہیں دی ہے۔ یہ حساب صرف سالِ رواں کا نہیں بلکہ جب سے اس کی تحریک کی گئی ہے۔ اس وقت سے اب تک کا ہے۔ اگر کسی کا نام درج ہونے سے رہ گیا ہو تو اطلاع دیں۔

نمبر	نام	روپے	پیسے
۱	لجنہ اماء اللہ کراچی	۴۸۹۶	۵۰
	اس میں ۹۰۰ بیگم چوہدری شاہنواز صاحبہ کا ہے۔		
۲	لجنہ اماء اللہ ربوہ	۲۰۶۷	۰۰
۳	" لاہور	۲۷۷۵	۰۰
	ان میں ۱۰۰۰ تو بیگم ڈاکٹر کرنل عطاء اللہ صاحب کا ہے اور باقی زیادہ تر حلقہ گلبرگ اور راج گڑھ کا		
۴	لجنہ اماء اللہ ساہیوال	۶۲۴	۰۰
۵	" شیخوپورہ	۱۲۰۹	۰۰
	ان میں ۱۰۰۰ ڈاکٹر زبیدہ صاحبہ کا چندہ ہے		
۶	لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ	۲۵۳	۰۰
۷	نوشہرہ ککے زئیاں "	۲۴۲	۰۰
۸	کریم نگر فارم	۱۷۶	۰۰
۹	نورنگر فارم	۲۴	۰۰
۱۰	انور آباد	۱۰۰	۰۰
۱۱	محمد آباد اسٹیٹ	۳۵	۶۲
۱۲	احمد آباد "	۲۰	۵۰
۱۳	سانگھڑ	۱۵	۰۰
۱۴	بھکر ضلع میانوالی	۵	۰۰
۱۵	روہڑی	۵	۰۰
۱۶	ملتان	۱۶۵	۵۰
۱۷	کوٹ ادو	۱۳۰	۰۰
۱۸	راولپنڈی	۵	۰۰
۱۹	سرگودھا	۱۱۳۵	۰۰
۲۰	لائل پور	۴۰۶	۰۰
۲۱	بنوں	۱۰۰	۰۰
۲۲	گجرات	۲۷۶	۵۰
۲۳	گوجرانوالہ	۷۷	۰۰
۲۴	کوئٹہ	۲۲	۰۰
۲۵	حیدر آباد	۱۳۶	۵۰
۲۶	حافظ آباد	۱۵۷	۰۰
۲۷	مظفر گڑھ	۴۲	۷۵
۲۸	اسلام آباد	۵۰	۵۶
۲۹	مردان	۵۶	۰۰
۳۰	جھنگ	۱۲۹	۰۰
۳۱	نصرت آباد اسٹیٹ	۱۴	۰۰
۳۲	لجنہ ڈھاکہ	۱۱۵	۰۰
۳۳	سانگلہ ہل	۱۲	۰۰
۳۴	ڈگری	۳۷	۰۰
۳۵	واہ کینٹ	۱۰	۰۰
۳۶	گوجر خان	۶۲	۰۰
۳۷	لجنہ خانپور	۱۳۲	۵۰
۳۸	بورے والہ	۳۰	۲۵
۳۹	پشاور	۵۰	۵۰
۴۰	چک ۱۲۱ گکھوال	۵	۰۰
۴۱	چک ۳۰ ضلع ساہیوال	۱۰	۰۰

بعض رقوم جمع ضرور ہوتی ہیں۔ لیکن بار بار اعلان کے بعد ابھی تک پتہ نہیں لگا۔ کہ وہ کس لجنہ کی طرف سے آئی ہیں۔

یہ لسٹ بتاتی ہے کہ بہت سی بڑی بڑی لجنات مثلاً سیالکوٹ۔ لائل پور۔ گوجرانوالہ۔ کوئٹہ۔ پشاور۔ اور راولپنڈی نے اس سلسلہ میں کوئی خاص کوشش نہیں کی۔

سالِ رواں میں اس پر خاص توجہ دی جائے ۲۰۰ تک چندہ دینے والی بہن کا نام کندہ کروایا جائے گا۔

سالِ رواں میں یعنی ۶۸-۶۹ میں صرف ۶۲۸۸-۵۶ چندہ جمع ہوا ہے۔

تمام مرکزی اجتماع انصار اللہ کیلئے نمائندوں کے اسماء جلد بھجوائے جائیں۔ (قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ (قرآن مجید)

بیکار نوجوانوں کیلئے کامیابی کا ایک گُر

(مکرم عبد الغفار صاحب شاہد بہاولپوری)

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کے لئے خطۂ ارض پر اور اس کی گہرائیوں میں رزق کے بے شمار خزانے پیدا کئے ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان ان دفینوں کو منصۂ شہود پر لانے کے لئے محنت و مشقت اور جگر کاوی سے کام لے۔ ان پوشیدہ خزانوں کے لئے خون پسینہ ایک کر کے خود بھی منفعت حاصل کرے اور بنی نوع انسان کو بھی فائدہ بہم پہنچائے۔ اس نیک مقصد کے لئے اپنے گھر بار یا وطن عزیز کو بھی چھوڑنا پڑے تو ایسا کرنا عین نیکی ہو گی۔ اسی لئے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اسے تحریک جدید کے مطالبات میں شامل کر کے بیکار نوجوانوں کے والدین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"ماں باپ سنگدل ہو کر اپنے بیکار لڑکوں کو کہہ دیں کہ ہم نے تمہیں پالا پوسا اب تم جوان ہو جاؤ اور خود کما کر کھاؤ۔"

قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل اقوام عرب زندگی کے ہر شعبہ میں پست خیال کی جاتی تھیں لیکن وہ صحرا نوردی کرنے والی اقوام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے نتیجہ میں اپنے ملک سے نکل کر خدا تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں پہنچاتی رہی۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے ان کو روحانی و جسمانی رزق سے مالا مال کر دیا اور ان کے دامن کو اپنی بے انتہا نعمتوں سے معمور کر دیا حتیٰ کہ قیصر و کسریٰ جیسی عظیم حکومتیں بھی ان کے سامنے سرنگوں ہو گئیں اور انہوں نے چار دانگ عالم میں اپنا سکہ بٹھا دیا۔

اگر وہ لوگ اپنے گھروں میں بیٹھے رہتے تو کبھی انہیں یہ نمایاں عظمت حاصل نہ ہوتی۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاکِبِهَا وَکُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ (الملک آیت ۱۶)

یعنی اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس نے زمین کو تمہارے رہنے کے قابل بنایا پس تم اس کی وادیوں میں چلو پھرو اور خدا تعالیٰ کے رزق سے کھاؤ۔ اسی کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔

حصول رزق کا زریں اصول

اللہ تعالیٰ نے اس آیۂ کریمہ میں حصول رزق کا زریں اصول بیان فرمایا ہے اور وہ یہ کہ دنیا کے مختلف علاقوں میں نکل جاؤ اور رزق حلال کی تلاش کرو۔ اور اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ رازق اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ کسی انسان کے آگے ہاتھ پھیلانا کسی افسر کو رازق سمجھنا کسی خاص ادارے کو روزی رساں خیال کرنا سخت غلطی ہے انسان اس طرح اس ادارہ کو یا آفیسر کو خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں رزاق خیال کرتا ہے اور رزق حلال سے محروم رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سورہ عنکبوت میں فرماتا ہے:-

اِنَّ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَمْلِکُوْنَ لَکُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ" (آیت ۱۷)

یعنی وہ ہستیاں جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا پرستش کرتے ہو وہ تمہیں رزق نہیں دے سکتیں۔ پس تم اللہ تعالیٰ سے ہی رزق طلب کیا کرو۔ اسی طرح آگے چل کر فرمایا:-

قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا کَیْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ یُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (عنکبوت ع ۲)

یعنی ان سے کہہ دو کہ ملک میں چاروں طرف پھریں۔ پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی پیدائش کس طرح کی پھر مرنے کے بعد ان کو دوبارہ زندہ کرتا چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے۔"

اس آیت میں جہاں کائنات کی گوناگوں رنگینیوں اور اس کی تخلیق کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ وہاں اس میں پھرنے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کی طرف بھی اشارہ موجود ہے۔

توکل اور اس کے تقاضے

حقیقت یہ ہے کہ اگر انسان اللہ تعالیٰ پر توکل کرے اور کسی کام کے کرنے کو عار نہ سمجھے اور نہ ہی کسی ادنیٰ کام کو کرنے سے احتراز کرے اور پھر اپنی تگ و دو کو مسلسل جاری رکھے اور خدا تعالیٰ کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھے اور اسی پر توکل کرے جلد یا بدیر ضرور کامیابی حاصل ہو جائے گی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

لَوْ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَوَکَّلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ حَقَّ تَوَکُّلِهٖ لَرُزِقْتُمْ کَمَا تُرْزَقُ الطَّیْرُ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا

(ترمذی جلد ۲ ص ۴۹)

یعنی اگر تم خدا تعالیٰ پر توکل کرو جس طرح توکل کرنے کا حق ہے تو تمہیں اسی طرح رزق دیا جائے جس طرح پرندے کو رزق دیا جاتا ہے کہ صبح کے وقت بھوکا۔ خالی پیٹ چلا جاتا ہے اور شام کو سیر ہو کر لوٹتا ہے۔

غرض انسان کا ایک ہی جگہ ٹھہرے رہنا اور تلاش معاش کی خاطر اپنے علاقے کو نہ چھوڑنا اپنے والدین پر بوجھ بن کر بیٹھے رہنا ہر لحاظ سے نقصان دہ ہے۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

مَا فِی الْمُقَامِ لِذِیْ عَقْلٍ وَّذِیْ اَدَبٍ
مِنْ رَّاحَةٍ فَدَعِ الْاَوْطَانَ وَاغْتَرِبٖ
سَافِرْ تَجِدْ عِوَضًا عَمَّنْ تُفَارِقُهٗ
وَانْصَبْ فَاِنَّ لَذِیْذَ الْعَیْشِ فِی النَّصَبٖ
اِنِّیْ رَاَیْتُ وُقُوْفَ الْمَاءِ یُفْسِدُهٗ
اِنْ سَالَ طَابَ وَاِنْ لَّمْ یَجْرِ لَمْ یَطِبٖ

یعنی ایک عقلمند انسان کا ایک ہی جگہ ٹھہرے رہنا اس کی راحت کا باعث نہیں۔ پس اسے چاہیئے کہ وہ غریب الوطنی اختیار کرے۔ جو کچھ انسان چھوڑتا ہے۔ اس کے بدلہ میں اسے وہی کچھ مل جاتا ہے پس محنت کو اپنا طرۂ امتیاز بنانا چاہیئے۔ کیونکہ زندگی کی لذت محنت و مشقت میں ہی ہے۔ پانی اگر ایک ہی جگہ کھڑا رہے تو متعفن ہو جاتا ہے اگر جاری و ساری رہے تو عمدہ اور طیب رہتا ہے

بیکار رہنا تکالیف و مصائب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"رَأْسُ الْبَطَالِ دُکَّانُ الشَّیْطٰنِ"

یعنی بیکار آدمی کا سر شیطان کا اکھاڑا ہوتا ہے اسی طرح حضور صلعم نے فرمایا ہے کہ

"لَاَنْ یَّحْتَطِبَ اَحَدُکُمْ حُزْمَةً عَلٰی ظَهْرِهٖ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّسْاَلَ اَحَدًا فَیُعْطِیَهٗ اَوْ یَمْنَعَهٗ"

کہ ایک شخص کا ایندھن کے گٹھے کا اپنی پیٹھ پر لادلانا اور اس طرح اپنی روزی پیدا کرنا بہتر ہے اس سے کہ وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتا پھرے کوئی اسے دے اور کوئی اسے دھتکار دے

اسی لئے حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رض نے فرمایا ہے

"ہاتھ سے کام نہ کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ اس سے بڑی بڑی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور اچھے اچھے خاندان تباہ ہو جاتے ہیں اور پھر اسکے نتیجہ میں غرباء ہمیشہ غربت کی حالت میں ہی رہتے ہیں اور انہیں اپنی حالت میں تغیر کرنے کا موقعہ نہیں ملتا۔"

دعا ہے کہ ہم اپنی قوم و ملت کے لئے ایک قیمتی وجود ثابت ہوں اور اپنی زندگی کے کسی لمحہ کو بھی رائیگان نہ جانے دیں۔

محترم پیر رشید احمد صاحب ارشد مرحوم کی نماز جنازہ اور تدفین

جیسا کہ پہلے افسوسناک اطلاع شائع ہو چکی ہے محترم (قاضی) پیر رشید احمد صاحب ارشد قریشی الہاشمی ریٹائرڈ محاسب صدر انجمن احمدیہ مورخہ ۶۹/۱۰/۹ کو صبح ۸ بجے بعمر ۷۰ سال اپنے گھر "رشید منزل" دارالرحمت شرقی ربوہ میں طویل علالت کے بعد وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز عصر احاطہ قصر خلافت میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے پڑھائی۔ جنازہ میں مقامی و بیرون ربوہ کے کثیر احباب شامل ہوئے۔ مرحوم کے عزیز جماعت عزیزیہ (قادیان) بھی جنازہ میں شامل ہوئے تاریخ بیعت کے لحاظ سے آپ غالباً آخری صحابی تھے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات سے صرف ایک روز قبل یعنی ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو اپنے حقیقی ماموں حضرت مولانا امام الدین صاحب رضی اللہ عنہ والد حضرت قاضی ظہور الدین صاحب اکمل رضی اللہ عنہ کے ہمراہ لاہور جا کر حضور کے دست مبارک پر بیعت سے مشرف ہوئے اور ان کی والدہ کی خواہش پر حضور علیہ السلام نے تین بار سر پر ہاتھ پھیرا اور یہ دعا دی کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک اور سعید بنائے۔ مرحوم نے اوائل عمر سے اپنے آپ کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔ طبیعت میں انکساری۔ نفاست اور حلیمی پائی جاتی تھی۔ اور اپنے کام میں محنت جفاکشی دیانتداری انہماک اور بے لوث خدمت کے جذبہ کے تحت گزشتہ بیالیس سال تک صدر انجمن احمدیہ کے مختلف شعبہ جات میں کام کرتے رہے۔ یتیم نادار طلباء کی فیس کی معافی اور مفت کتب کا خاص خیال رکھتے تھے۔ اپنی ٹائپ مشین پر خود احباب کی درخواستیں مفت ٹائپ کر دیا کرتے تھے۔ شعر و ادب سے خاص لگاؤ تھا۔ زبان انگریزی آپ نے ایک "تبلیغی پمفلٹ" بھی لکھا جو بہت مقبول ہوا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس کی تعریف فرمائی۔ تدفین مکمل ہونے پر مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کروائی۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں تین لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں سارے بچے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے شادی شدہ ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

مکرم میاں محمد یوسف پشاوری کی وفات

افسوس ہے کہ مکرم میاں محمد یوسف ککے زئی ساکن کوٹلہ فیلبانان پشاور ۱۱ اکتوبر ۶۹ء کو فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ احمدی ہونے سے پہلے اہلحدیث میں شامل تھے اجتوری ۱۹۲۲ء میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت پائی اور پھر احمدیت پر مضبوطی سے قائم رہے۔ . . .

. . . . باوجود مذہبی تعلیم کم ہونے کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کی برکت سے ایک عالم اور مبلغ بن گئے۔ بیسیوں اشعار پنجابی اردو، فارسی کے یاد تھے اور حضرت اقدس علیہ السلام کی تحریرات خصوصاً نوٹ کے بارے میں آپ کو زبانی یاد تھیں جس کی وجہ سے آپ کو گفتگو میں ایک خاص رنگ کی دلچسپی پیدا ہو جاتی تھی۔ مرحوم پیغام حق پہنچانے میں نڈر تھے اور عام طور پر برجستہ جواب دیتے تھے۔ گفتگو میں لطیف مزاح کا رنگ تھا۔ جس کی وجہ سے لوگوں کو دینی طرف متوجہ کر لیتے تھے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت میں بلند مقام عطا کرے۔

(امیر جماعت احمدیہ پشاور)

زکوٰۃ کی ادائیگی مال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کا موجب بنتی ہے

امتحان وظائف اطفال الاحمدیہ

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اس سال بھی حسب سابق ایک انعامی مقابلہ برائے تعلیمی وظائف سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ہوگا اول ۔ دوم آنے والے اطفال کو دس دس روپے ماہوار کے تعلیمی وظائف ایک سال کے لئے دیئے جائیں گے۔ انشاء اللہ اس میں شمولیت کی شرائط حسب ذیل ہیں۔

۱۔ اس مقابلہ میں شامل ہونے والے اطفال کا انٹرویو لیا جائے گا۔ جس کا کورس حسب ذیل ہے:-

(ا) کامیابی کی راہیں مکمل سیٹ
(ب) کتابچہ عام دینی معلومات
(ج) سیرت سید الانبیاء از شیخ عبدالقادر صاحب مرحوم
(د) سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از مصلح موعود رضی اللہ عنہ
(ہ) سال بھر کے رسالہ تشحیذ الاذہان میں شائع ہونے والی معلومات

۲۔ جو اطفال یہ وظیفہ قبل ازیں حاصل کر چکے ہیں وہ اس مقابلہ میں شریک نہیں ہو سکیں گے۔

۳۔ مقابلہ میں شامل ہونے والے اطفال اپنے ہمراہ قائد صاحب مقامی کی تصدیق لائیں کہ وہ کونسی مجلس کے طفل ہیں اور ان کی مجلس میں کیا ساعی ہیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نمائش بر اجتماع اطفال الاحمدیہ

جملہ مجالس اطفال الاحمدیہ کی خدمت میں پُرزور التماس ہے کہ نمائش بر اجتماع اطفال الاحمدیہ کو پرکشش اور بہتر بنانے کے لئے ابھی سے دستکاری کے نمونہ جات اور چارٹس وغیرہ تیار کریں اور اجتماع کے موقعہ پر ہمراہ لائیں جو نسی مجلس بہتر اشیاء پیش کرنے میں اول ہو گی اس کو سند اور اطفال کو انعامات ملتے ہیں۔ انفرادی انعامات بھی دئے جائیں گے۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

خاکسار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین سو تیرہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بمطابق ترتیب انجام آتھم ۷۶ سے ۱۰۰ تک کے حالات زندگی مرتب کر رہا ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اگر وہ ان بزرگوں رضی اللہ عنہم میں سے کسی کے متعلق کچھ علم رکھتے ہوں تو خاکسار کی راہنمائی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ نیز اگر ان کے عزیزوں اور رشتہ داروں میں سے کوئی صاحب یہ اعلان پڑھیں تو خاکسار سے رابطہ قائم فرما کر ممنون فرما دیں۔

(ملک محمد اکرم درجہ خامسہ جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ)

جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کیلئے

ضروری اعلان

مجلس انصار اللہ کے نمائندگان شوریٰ کا انتخاب کر کے مرکز میں جلدی اطلاع کر دیں۔ اور زیادہ سے زیادہ احباب اس اجتماع میں شمولیت فرما دیں۔

میر محمد بخش ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ
ضلع گوجرانوالہ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

مقبوضہ کشمیر میں بانہال کے قریب مسلمانوں پر ہندوؤں کا حملہ

راولپنڈی ۱۵ اکتوبر۔ مقبوضہ کشمیر کے علاقہ بانہال کے نزدیک مسلمانوں کے ایک گاؤں پر مسلح ہندو غنڈوں نے گزشتہ روز حملہ کردیا اور بے گناہ مسلمانوں کے مکانوں کو نذر آتش کردیا اس حملے میں دو مسلمان شہید ہوئے۔ مقبوضہ کشمیر سے آنے والی اطلاعات کے مطابق بھارت میں مسلمانوں کے قتل عام کے بعد ریاست کے دور دراز علاقوں میں جن سنگھیوں نے مسلمانوں کو خوف زدہ کرنا شروع کردیا ہے۔

جن سنگھیوں نے بانہال کے قریبی گاؤں پر گزشتہ ہفتے کی رات کو حملہ کیا۔ انہوں نے بے گناہ مسلمانوں کو چاقوؤں اور برچھیوں سے شدید زخمی کردیا ہے اور ان کے مکانوں کو آگ لگادی جن سنگھی غنڈوں نے اس علاقے پر حملہ کرنے سے قبل یہ بہانہ بنایا کہ یہاں کے مسلمانوں نے پرائمری سکول کے ہیڈ ماسٹر کو زدوکوب کیا ہے سری نگر کے اخبار نے لکھا ہے کہ جب اس گاؤں پر حملہ کیا گیا تو مقامی پولیس نے کسی قسم کی مداخلت نہیں کی۔ اور مسلمانوں کی بے بسی کا تماشہ دیکھتی رہی۔ اور پولیس اس وقت جائے واردات پر پہنچی جب مسلمانوں کے مکانوں اور دکانوں کو آگ لگ چکی تھی اور زخمی ہونے والوں میں سے دو افراد ہلاک ہو چکے تھے۔

بھارتی مسلمانوں نے خلیج فارس کی ریاستوں کی طرف ہجرت شروع کردی

کراچی ۱۵ اکتوبر۔ بھارت کے مسلمانوں نے ہندوؤں کے مظالم سے تنگ آکر دسیع پیمانے پر نقل وطن شروع کردی ہے۔ پاکستان اور بھارت کی سرحدیں بند ہونے کے باعث مسلمان ہجرت کرکے خلیج فارس کی ریاستوں کو جارہے ہیں بھارتی غنڈوں کے ستائے ہوئے کوئی ساڑھے تین سو مسلمانوں کا ایک قافلہ کل بحری جہاز دلبر کے ذریعے خلیج فارس کی ریاستوں کو جاتا ہوا کراچی سے گزرا۔

کراچی کی بندرگاہ پر قیام کے دوران ان بھارتی مسلمانوں سے کراچی کے اخباری نمائندوں نے ملاقات کی انہیں بتایا گیا ہے کہ یہ مسلمان دوبئی۔ قطر، مسقط اور دوسری ریاستوں کو جارہے ہیں۔ ان مسلمانوں نے احمد آباد آسام اور بھارت کے دیگر علاقوں میں مسلمانوں پر ظلم و تشدد کی ہولناک داستانیں بیان کیں۔ انہوں نے درخواست کی کہ ان کے نام اور تصاویر اخبارات میں شائع نہ کی جائیں کیونکہ اس طرح بھارتی غنڈے اور حکومت ان کے رشتے داروں کو تنگ کریں گے جو بھارت میں موجود ہیں۔

خلیج فارس کو جانے والے ایک نوجوان نے جس کی آنکھوں سے خوف جھانک رہا تھا بتایا کہ احمد آباد میں فسادات کے دوران وہ بھی اس شہر میں موجود تھا۔ اس نے بتایا کہ ہندو غنڈوں نے احمد آباد کے مسلمانوں کے محلوں پر اس منظم انداز میں حملہ کیا جس طرح کسی ملک کی فوج اپنے دشمن پر حملہ کرتی ہے چند گھنٹوں کے اندر مسلمانوں کے تمام محلے آگ کے شعلوں کی لپیٹ میں تھے۔ اس نوجوان نے مزید بتایا کہ کرفیو کے دوران مسلمانوں کی نقل و حرکت پر پابندی تھی۔ ہندو غنڈے تمام پابندیوں سے آزاد تھے اور وہ مسلمانوں کا قتل عام کرتے پھر رہے تھے نوجوان نے بتایا کہ ہندو غنڈوں نے فسادات کے پہلے روز مسلمانوں کی نقل و حرکت پر پابندی لگا دی تھی۔ ہندو غنڈے تمام پابندیوں سے آزاد تھے اور وہ مسلمانوں کا قتل عام کرتے پھر رہے تھے۔

نوجوان نے بتایا کہ ہندو غنڈوں نے فسادات کے پہلے روز مسلمانوں کی ایک درسگاہ کو گھیرے میں لے کر اسے آگ لگادی جس سے تیس کمسن بچے زندہ جل کر شہید ہوگئے۔

بمبئی میں مسلمانوں کا قتل عام

نئی دہلی ۱۵ اکتوبر۔ بھارت میں احمد آباد نام روپ اور رام ریلی کے بعد کل بمبئی اور اس کے مضافاتی علاقوں میں بھی مسلمانوں کا قتل عام شروع ہوگیا ہے۔ شیوسینا کے سینکڑوں مسلح غنڈوں نے کلیان گھاٹ کوپر اسیوری اور کرلا میں مسلمانوں کی بستیوں کو لوٹ کر آگ لگادی۔ انہوں نے بجلی کی ٹرینوں، بسوں اور ٹراموں سے کئی مسلمانوں کو کھینچ کھینچ کر سڑک پر ذبح کیا۔ عورتوں کی بے حرمتی کی اور بیسیوں معصوم بچوں کو زندہ جلا دیا۔

ہندو فرقہ پرستوں کی فوجی تنظیم شیوسینا کے سینکڑوں مسلح غنڈوں نے کل ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت بمبئی اور اس کے نواحی علاقوں میں بیک وقت مسلمانوں کا قتل عام شروع کیا۔ شیوسینا کے مسلح جتھے کلیان گھاٹ کوپر سیوری۔ کرلا اور بمبئی کے مرکزی علاقوں میں مسلمانوں کی بستیوں میں گھس گئے۔ انہوں نے دو گھنٹے تک مسلمانوں کے کئی مکانوں اور دکانوں کو لوٹ کر آگ لگا دی۔ راہ چلتے مسلمانوں پر چاقوؤں لاٹھیوں اور بلموں سے حملے کئے۔ مستورات کی بے عزتی کی اور معصوم بچوں کو دہکتی آگ میں پھینک دیا

بھارتی سفیروں کو صلاح مشورے کے لئے نئی دہلی بلا لیا گیا۔

نئی دہلی ۱۵ اکتوبر۔ بھارتی کابینہ کے ایک خصوصی اجلاس میں کل رباط کانفرنس سے بھارتی وفد کے اخراج سے پیدا ہونے والی صورت حال پر غور کیا گیا۔ باخبر ذرائع کے مطابق کابینہ نے اسلامی ممالک سے اپنے سفیروں کو صلاح مشورے کے لئے نئی دہلی طلب کرنے کا فیصلہ کیا ہے ان سفیروں سے پاکستان کے دوست ملکوں کے بارے میں بھارت کی خارجہ پالیسی پر نظر ثانی کرنے کے مسئلہ پر مشورہ کیا جائے گا۔ دریں اثناء ترکی نے بھارت کو مطلع کیا ہے کہ رباط کانفرنس میں بھارتی وفد کو شریک نہ کرنے کے بارے میں اس کا رویہ بالکل صحیح تھا۔

نئی دہلی سے لندن پہنچنے والی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ بھارتی حکومت مراکش اور اردن کے خلاف سخت رویہ اختیار کرے گی کیونکہ ان ملکوں نے رباط کانفرنس میں بھارت کی شرکت کے مسئلے پر پاکستان کی نہایت شدومد سے حمایت کی تھی۔ بھارتی حکومت نے مراکش میں اپنے سفیر سردار گوربچن سنگھ کو رباط واپس جانے سے روک دیا ہے اردن میں مقیم بھارتی سفیر کو بھی نئی دہلی بلا لیا گیا ہے

بھارتی وزیر خارجہ ایران اور ترکی کے خلاف بھی مناسب اقدامات کرنے پر غور کر رہے ہیں فی الحال ان ملکوں میں متعین بھارتی سفیروں سے کہا گیا ہے کہ وہ نئی دہلی چلے آئیں اور رباط میں ان ممالک کے رویہ کے بارے میں وزارت خارجہ کے اعلیٰ حکام سے تبادلہ خیال کریں۔

● قاہرہ ۱۵ اکتوبر۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے فوجی ترجمان نے اعلان کیا ہے کہ مصر کے چھاپہ مار دستوں نے کل رات نہر سویز پار کرکے اسرائیلی فوج کے مورچوں پر زوردار حملہ کیا اس کے ایک بکتر بند مورچے کو بالکل تباہ اور متعدد ٹینکوں کو گولوں سے اڑا دیا۔

دانتوں کی خطرناک امراض پائیوریا اور کیریز

کے لئے تیر بہدف ادویات "اینٹی پائیوریا" اور "اینٹی کیریز" استعمال کرنے کے بعد مکرم راجہ نذیر علی صاحب سلطان پورہ روڈ لاہور تحریر فرماتے ہیں :-

"میری بیوی ۸ سال سے (پائیوریا) گوشت خورہ اور کیریز (گھن) کے خطرناک مرض میں مبتلا تھی دانت کے ماہر ڈاکٹر صاحب نے دو دانت نکال دیئے اور باقی دانت نکلوانے کا مشورہ دیا۔ لیکن "اینٹی پائیوریا" اور "اینٹی کیریز" سے اُسے بہت آرام ہے۔ میں اپنے تجربے سے کہتا ہوں کہ ان ادویات کی موجودگی میں دانت کی بیماریوں کا علاج کرنا بالکل غلط ہے"۔

قیمت مکمل کورس -/۱۰ ڈاک خرچ ۱/۵۰ دیگر پرانی اور خطرناک امراض کے متعلق قیمتی نسخہ جات کا کتابچہ مفت منگوائیں

کیور ویل میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۵ سوکر شل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور یا ڈاکٹر راجہ ہومیوپیتھک کمپنی۔ گولبازار۔ ربوہ

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد.

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائیداد ابھی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائیداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائیداد کے لئے ضروری ہے اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہئیے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنے اور اس کے احکام پر عمل کرنے کی عظیم الشان برکات

وہ ایسے بندوں کو دنیا میں بھی عزت عطا فرمائے گا اور آخرت میں بھی اپنے لازوال قرب سے نوازے گا

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ بندہ کا ذکر عموماً تین قسم کا ہوتا ہے اول کسی اچھی یا بری بات کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کو یاد کر لینا جیسے گناہ کی تحریک ہو تو اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ کہنا۔ کوئی مصیبت پہنچے تو اِنَّا لِلّٰہِ کہنا۔ خوشی کی خبر ملے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا۔ دوم دوسرے کی بات سن کر اللہ تعالیٰ کو یاد کر لینا جیسے کسی مصیبت زدہ کا واقعہ سنا تو اس کے لئے دعا کی اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے اپنے فضل سے ہمیں اس قسم کے مصائب سے بچا رکھا ہے سوم خدا تعالیٰ کے متعلق باتیں کرنی یعنی اپنی مجالس میں خدا تعالیٰ کے رحم اور کرم کے متعلق گفتگو کرنا۔ دشمنوں کے اعتراضات کا جواب دینا اس کے نام کی عظمت قائم کرنے کی کوشش کرنا۔ اور بار بار اللہ تعالیٰ کے احسانات کا ذکر کرنا تاکہ اس کے نتیجہ میں

(۱) خدا تعالیٰ کی صفات انسان کے دل پر نقش ہوں

(۲) اور پھر وہ مٹیں نہیں بلکہ ہمیشہ قائم رہیں

(۳) اور انسان کے ہر قول و عمل سے ان کا ظہور ہو

پھر ذکر کے ایک معنے چونکہ عزت اور شہرت کے بھی ہوتے ہیں اس لئے اَذْکُرْکُمْ کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ اگر مسلمان اللہ تعالیٰ کو یاد رکھیں گے اور اس کے احکام پر عمل کرتے رہیں گے تو اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی انہیں عزت اور شہرت عطا فرمائے گا اور آخرت میں بھی انہیں اپنے لازوال قرب سے نوازے گا۔

پھر فرماتا ہے وَاشْكُرُوا لِي تم میرا شکر کرو یعنی تمہیں صرف اس بات پر مطمئن نہیں ہونا چاہیئے کہ تم خدا تعالیٰ کو یاد کرتے رہو بلکہ تمہارا یہ کام بھی ہے کہ تم گزشتہ انعامات پر اس کا شکر ادا کرتے رہو۔ اور تمہارے اعمال اور تمہاری عبادات ان انعامات پر مبنی ہوں جو ہم پہلے تم پر کر چکے ہیں۔

وَلَا تَكْفُرُونِ اور ہم نے جو تم پر انعامات نازل کئے ہیں ان کی ناقدری مت کرو۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ عورتوں کی نسبت فرمایا کہ وہ دوزخ میں مردوں کی نسبت زیادہ جائیں گی۔ عورتوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا اس کی وجہ ہے کہ تم میں ناشکری کا مرض زیادہ پایا جاتا ہے ناشکری کے معنے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نے جو نعمتیں دی ہیں ان کو موقع اور محل پر استعمال نہ کیا جائے۔ خدا تعالیٰ نے کان اس لئے دیئے ہیں کہ خدائے رحمٰن کی باتیں سنی جائیں لیکن لوگ ان کو گندی باتیں سننے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ آنکھیں ان کو اس لئے دی گئی ہیں کہ وہ ان کے ذریعہ علم و عرفان حاصل کریں مگر کوئی ان کے ذریعہ یہ دیکھتا ہے کہ فلاں کے پاس اتنی دولت کیوں ہے؟ اور کوئی کسی اور ناجائز جگہ پر ان کو استعمال کرتا ہے۔ اسیطرح زبان ان کو اس لئے دی گئی ہے کہ وہ اس سے اچھی گفتگو کریں۔ اور خدا تعالیٰ کا ذکر کریں مگر وہ اسے بری اور ناپسندیدہ باتوں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً گالیاں دیتے ہیں چغل خوری کرتے ہیں۔ غیبت کرتے ہیں جھوٹ بولتے ہیں اور اسطرح خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری کرتے ہیں پس فرمایا کہ تم میری نعمتوں کی قدر کرو۔ اور جو انعامات میں نے تم پر کئے ہیں ان کو عظمت کی نگاہ سے دیکھو اور یہ اقرار کرو کہ ہم ان انعامات کو صحیح طور پر استعمال کریں گے ان کا غلط استعمال کر کے خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی بے حرمتی نہیں کریں گے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ البقرہ صفحہ ۲۸۲-۲۸۳)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

رمضان المبارک میں درس القرآن کا پروگرام

رمضان المبارک قریب آرہا ہے۔ امسال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے حسب ذیل پروگرام کے مطابق درس القرآن ہوگا۔ احباب مطلع رہیں۔ اور استفادہ فرمائیں۔

نمبر شمار	درس کنندہ	متبادل	حصہ درس
۱	قاضی محمد نذیر صاحب	شیخ نور احمد صاحب منیر	فاتحہ سے آل عمران ع ۱۱ تک
۲	ملک سیف الرحمٰن صاحب	قاضی مبارک احمد صاحب	آل عمران ع ۱۲ سے سورۃ مائدہ تک
۳	مولوی غلام باری صاحب سیف	قریشی نور الحق صاحب تنویر	سورہ انعام سے انفال تک
۴	مولوی دوست محمد صاحب	مولوی رشید احمد صاحب چغتائی	سورہ توبہ سے سورہ یوسف تک
۵	میر محمود احمد صاحب	سید عبد الحئی صاحب	سورہ رعد سے سورہ کہف تک
۶	مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب	مولوی محمد احمد صاحب ثاقب	سورہ مریم سے الفرقان تک
۷	مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی	مولوی تاج الدین صاحب لائل پوری	سورہ شعراء سے سبا ع ۳ تک
۸	مولوی قمر الدین صاحب	مولوی نذیر احمد صاحب مبشر	سورہ سبا ع ۴ سے زخرف تک
۹	مولوی ظہور حسین صاحب	مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور	الدخان سے تحریم تک
۱۰	مولانا ابو العطاء صاحب	شیخ مبارک احمد صاحب	سورہ الملک سے الناس تک

(نظارت اصلاح وارشاد)

مکرم عبد الرحمٰن صاحب بنگالی آج شام روانہ ہو رہے ہیں

مکرم عبد الرحمٰن خان صاحب بنگالی اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے بیرون پاکستان جانے کی غرض سے آج ۱۶ اکتوبر کو ربوہ سے روانہ ہو رہے ہیں۔ مکرم خان صاحب موصوف شام کو لاہور سے لائل پور جانے والی گاڑی کے ذریعہ روانہ ہوں گے۔ احباب ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر آپ کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔

آپ کراچی بذریعہ ہوائی جہاز ۱۷ اکتوبر کو دوپہر بارہ بج کر دس منٹ پر پہنچیں گے اور کراچی سے مورخہ ۱۸ اکتوبر کو صبح ۹ بج کر ۳۰ منٹ پر روانہ ہوں گے۔

(وکالت تبشیر)

ضروری اطلاع

آج ۱۶ اخاء ۱۳۴۸ ہش (۱۶ اکتوبر ۱۹۶۹ء) کو مجلس ارشاد کا اجلاس نہیں ہو سکے گا۔ احباب مطلع رہیں۔ (ابو العطاء)

درخواست دعا

میرا بیٹا عزیز عطاء الرحیم حامد ٹیچر احمدیہ سکول سیرالیون مورخہ ۱۷ ستمبر بذریعہ ہوائی جہاز سیرالیون جا رہا ہے۔ احباب سے بخیر و عافیت پہنچنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

وزیر آباد کے احباب
الفضل کا تازہ پرچہ
مکرم شیخ عنایت اللہ صاحب
ایجنٹ روزنامہ الفضل
وزیر آباد سے طلب کریں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴